

M.B. KHAN ARTIST LUCKNOW

YOUNG AT 50

ساٹھا اور پاٹھا

ڈاکٹر لیگارڈ کی حیات بخش گولیاں

جسم اور دماغ کو جوانوں کی سی طاقت بخشتی ہیں پژمردگی دور کرتی ہیں۔ دماغی اور جسمانی نشوونما کو روکتی ہیں اور قوت مردانگی کو بڑھاتی ہیں۔ رگ پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپے کی تمام نشانیاں دور ہو جاتی ہیں اور بچپن کی سی صحت عود کر آتی ہے۔ طبیعت میں بشاشت رہتی ہے۔ عصبی کمزوری کا احساس نہیں رہتا۔ جھریاں دور ہو جاتی ہیں جلد صاف اور خوشنما رہتی ہے۔ چہرہ ہمیشہ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی کے ان برکات پر غور کیجیے۔ یہ خدا کی عنایت نہیں تو کیا ہے۔ جوانی کا عود کرنا دوران خون کا بڑھنا۔ گل رخسار کی شادابی۔ جلد کی نرمی۔ دیکھ کر احباب کو حیرت ہوتی ہے۔ یہ دوا آزمائش شدہ ہے۔ آپ خود ہمارے قول کی تصدیق کریں گے۔ کیا آپ ایسے نادر وقت کو نذر غفلت کر دیں گے۔ لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ آپ بے تکلف استعمال کیجیے نقصان کا خیال بھی نہ کیجیے۔ آپ کے تمام اعضائے رئیسہ کے افعال درست اور صحیح ہو جائیں گے آپ پر ساٹھا اور پاٹھا کی مثل صادق ہو جائے گی۔ دیر نہ کیجیے فوراً منگائیے اور کھائیے استعمال کے بعد آپ ہرگز پشیمان نہ ہوں گے۔ ان کی قیمت مع محصول ڈاک بارہ شلنگ ہے۔ قیمت وصول ہونے پر دوا روانہ کی جاتی ہے۔

یہ دوا صرف ڈاکٹر لیگارڈ کی لیبوریٹریز ۱۰۶ لیورپول روڈ۔ برنس بری لنڈن انگلستان سے مل سکتی ہے۔

DR: LEGARD'S
LABORATORIES.
106 LIVERPOOL ROAD.
BARNSBURY.
LONDON (ENGLAND)

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے کارآمد خلائق مصنفات وہ نادر تصنیفات ہیں جنھوں نے اردو زبان کو علمی بنا دیا ہے۔ ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھانا چاہیے اور کام کا آدمی بنانا چاہیے اگر یہ چیزیں آئیں تو زندگی کی قیمت بڑھ جائے۔

علم اخلاق ۔ مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اور یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصول ڈاک ۔۔۔ افراد کا سبہ ۔ ہر شخص کے مطالعہ کی چیز ہے۔ ۔۔۔ الدین اور اللون یعنی موازنہ مذہب سائنس اردو ۔۔۔ امور عامہ ۔ عربی ۔ فلسفہ عقل کا کارآمد متن ۔۔۔ زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فرح طلا

کمی۔ لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور بے حد قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور لذیذ بھی ہے تندرست اور ضعیف مریضوں کے لیے عجیب تماشا اس کے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور روز اول کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت ۔۔۔ روپیہ۔ نمونہ کا بکس صرف ۔۔۔ مع محصول ڈاک

مارل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳
رنگون ملک برہما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے منگایئے اور شاعری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھایئے قیمت فی جلد ۔۔۔ ٹکٹ بھیج کر منگایئے وی پی ادھر آرڈر بھیجیے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سنہ ۔۔۔

۔۔۔ کی دوا

کف ۔ کھانسی ۔ ہیضہ ۔ دست ۔ بخار ۔ سنگرہنی ۔ ۔۔۔ کے لیے مشہور ہے۔ بچوں کے پیٹ درد ۔ دودھ پھینک دینا ۔۔۔ اور ۔۔۔ کی ایک بے مثال دوا ہے۔ جس کے صرف چند قطرے پانی میں ڈال کر پی لینے سے ایک ہی خوراک میں ۔۔۔ قیمت فی شیشی ۔۔۔ شیشی ایک ساتھ خریدنے سے محصول ڈاک معاف دیہ ڈاکٹر و حکیم اور عطاروں کو نمونہ مفت۔

ددرو ۔۔۔ کیمسٹری یعنی داد کی دوا

داد کھجلی جلن اور تکلیف کے داد کو صرف چوبیس گھنٹہ میں آرام کر دینے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۔۔۔ ایک ساتھ منگانے سے ڈاک خرچ معاف۔ قیمت ۔۔۔

بال سدھا

کمزور اور روتے بچے۔ اکثر بیمار رہنے والے بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانا ہو تو اس شیشی دوا کو منگا کر پلایئے۔ بڑی تعداد منگانے پر ہر ایک کو مفت دے گی۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ: **سکھ سنچار کمپنی متھرا**

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا!

یہ پر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے۔ اب کے صفحات بطور ناول علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں۔ ابتدا سے ۱۹۳۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریدار ان اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے۔ پھر تب ناول ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک ۔۔۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ نمبر ۱۸

مضامین غیر

یکشنبہ ۴ مئی ۱۹۲۴ء

خواب آزادی - منطق الطیر

چودھویں رات کی چاندنی - میدان کی فضا سبزۂ خوابیدہ کی بہار - ہوائے سرد کا لطف - مطربون پر بجاں کے جھمکے - لباس رنگا رنگ کی لطف بیج عطریات کی روح پرور خوشبو سے دماغ جان معطر - نغمۂ بینۂ ہر خوش - وہ صبا دلگلگوں مستی فزا - سکان سماوات بھی لطف حاصل کرنے کے لیے ضرور آتے ہوں گے لیکن ہماری فانی آنکھیں انکے دیدار سے محروم ہیں - اینجانب کو اپنے یہاں آنے کا تو خیال ہے مگر اسکے بعد محویت کا یہ عالم ہوا کہ دنیا و ما فیہا کا ہوش نہ رہا دماغ پر زور دینے سے بھولا بھولا سا اتنا تو یاد آتا ہے کہ دو شبلروں نے قبلوں میں ہاتھ دیکر موٹر میں پھینک دیا تھا مکان پر آنے کے بعد اردلی نے لباس کب اتارا یہ معلوم نہیں - البتہ صبح کو آنکھ کھلی تو پلنگ پر نیم برہنگی کی حالت میں پڑے تھے یارو کچھ نہ سمجھو ابتک دماغ فیصلہ کرنے سے قاصر ہے کہ یہ بیداری ابھی ہے یا وہ خواب اور بیہوشی - بات یہ ہے کہ دماغ ہے پولٹیکل کچھ نہ کچھ سوچنا اسکی طبیعت میں داخل ہے آجکل آزادی کی ہر طرف پکار ہے - لہذا گرد و پیش کے نجارات کا اثر پڑ گیا آنکھ بند ہوئی دل کا پھاٹک کھلا - جو لوگ کہتے ہیں کہ آن واحد میں دو متضاد فعل نہیں ہو سکتے - وہ دیکھیں کہ میں ایک ہی وقت میں لیٹا ہوا ہوں اور چل بھی رہا ہوں جاتے جاتے ایک باغ پر بہار میں گذر ہوا جسکی دلفریبی اور آرائش کا حال لکھنے سے قلم عاجز ہے - طلسم ہوشربا کے تمام داستانوں کا خلاصہ دیکھیں اس باغ کے موسم خزاں کے ایک تختہ کا گوشہ ہے - بہار دیکھتا سیر کرتا پھولوں کی خوشبو سے مشام جان کو معطر کرتا میوہ ہائے گوناگون کی لذتیں اٹھاتا ٹھنڈی ٹھنڈی نہروں کا خوشگوار پانی پیتا ایک طرف جا نکلا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بہت بڑا پنجرا گڑا ہوا ہے اصلی اور نقلی درختوں پر خوشنما آشیانے آراستہ ہیں خوبصورت خوبصورت کٹوریوں اور رقابیوں میں بافراط دانہ پانی بھرا ہوا ہے لیکن چڑیوں کا دل خوش نہیں جسکو دیکھیے پھولا لگا ہوا ہے - وہ بھی جب دل کو چین ہوتا ہے تو سب کچھ بھلا لگتا ہے - کوئی پروں میں سر ڈالے ایک پاؤں سے استادہ کوئی اڈے پر سرنگوں - تنہا بھی موجود قفس میں تنہائی بھی نہیں - بٹلر صاحب کی بدولت نہ جنگل گارڈن میں لمبے چوڑے پنجرے بن گئے ہیں پھر بھی نہ جنگل کی ہوا ہے نہ من بھاتا دانہ پانی - نہ سیکڑوں کوس کے دھاوے - نہ ہمجنسوں کا ہجوم پنجرے آگے جو بڑھا تو ایک تختہ پر جلی قلم سے لکھا ہوا نظر آیا

"آج بزم آزادی ہے"

آپ جانیے چڑیوں میں ولایتی طرز تمدن و معاشرت کوئی معمولی بات نہیں - خواہ مخواہ طبیعت کو رجحان ہوا کہ ابھی یہ کانفرنس بھی دیکھتے چلو - ہم نے پارلیمنٹ کے اجلاس دیکھے کونسلوں کی محفل دیکھی - قومی مجمع دیکھے - اس بزم آزادی کو نہ دیکھا تو گویا دنیا میں آنا ہی فضول ہوا - شوق شرکت نے بزم آدمی سے چڑیا بننے کی خواہش ہوئی - دل سے دعا نکلی لوٹ پوٹ کے چڑے کا بھرن بدلا اور جھٹ جالی کے سوراخ میں سے پنجرے کے اندر پہنچ ہی تو گیا - آپ جانیے الہیوں میں وحشی - شہریوں میں دیہاتی آپس والوں میں اجنبی کا گذر ہو اور جاؤں جاؤں نہ ہو - یہ آن ہونی بات تھی - جاتے ہی چڑیا نوچن پر پھنس گیا - مگر یہاں چڑے کا بہروپ اسی لیے اختیار کیا تھا کہ بخشم بخشا میں کسی سے نہ دبوں - وہ پھرتیانی دکھائی کہ بلبل کے ہوش اڑا دیے - بارے میرے دخل در معقولات سے اسیران قفس کی زبانیں کھل گئیں وہ افسردگی جو چھائی ہوئی تھی رفع ہو گئی -

اس بزم میں پپیہا - شیر گوش - ہریل - مینا - بیا - تیتر مرغی - کوکلا - سیمرغ - بٹیر - چکور - لال - چڑ - کوّے - شاما دہیتر - طوطا - مرغ زریں - گنجشک - کبوتر - فاختہ - پپیہا ہزار گلا - کیمری - لوطی - بلبل - چیل - ہما - غرض کہ سیکڑوں قسم کے طیور خشکی اور تری کے جمع تھے ایک طرف ایک سوکھی ہوئی ڈالی پر ایک پرانی چیل بیٹھی ہوئی اونگھ رہی تھی مگر قفس سے باہر شاید ان غیر مسلح طیور کو لقمہ بنانے کی تدابیر میں مارشل لا کی دفعات اور انکے استعمال کے قواعد سے مدد لینے کی فکر میں تھی - دفعتہ چوں چوں شروع ہوئی - میں سمجھ گیا کہ جلسہ شروع ہوتا ہے - ایک اڈے پر میں بھی جا بیٹھا - سکریٹری جلسہ مولانا چنڈول نے اعلان فرمایا کہ جلسہ شروع ہوتا ہے - میاں بوتیمار نے تحریک کی کہ مسماۃ کوئل بی صدارت کے اڈے پر تشریف فرما ہوں - ستیدہ نے تائید کی -

صدارت پناہی نے اڈے پر بیٹھتے ہی ایک آہ کھینچی اور فرمایا ؎

کوک کوئی تو جب جلے جنگل تو جل جائے گا
تا پالی پنجرا نہ جلے کہ نہیں آہ سمائے

اے ہم قفسو ہم نفسو ہم صفیرو ؎

اب کے بھی دن گذر گئے یوں ہی بہار کے

میری برادری دیکھو! ان انسانوں کا ظلم دیکھو بعض تھوڑی سی تفریح کے لیے انھوں نے ہماری پیاری جانیں گرفتار کر رکھی ہیں - ہم سوختہ دلوں کی آہ و زاری سے انکا دل جلتا ہے - ہم آشیانہ سے دور ہیں یہ سوچ ہیں - آب و دانہ کا احسان جتاتے ہیں جس کا نظام یہ اکثر تے ہیں پھر ان نہیں سماتے ہیں - اگر ہماری آوارہ آشیانی جائز ہے تو خود ہو مرو لی یا سلف گورنمنٹ کی خواہش کیوں کرتے ہیں - اگر کچھ سمجھتے ہیں تو دوسروں کے مظالم پر کیوں غل مچاتے ہیں بہر حال ... نہ غم پروانہ اور نہ وحشت کم - افسوس ہے مولوی انڈوں ہیں بغیر انکے یہ محفل سونی ہے - آج وہ طالب ہوتیں تو اس محفل کی صدارت کی وہی مستحق تھیں - بہت بلبل بھی مانند ہی ہیں کسی

کسی سید ورد نے اپنی دُم نیچی ڈالی ہے۔ ورنہ وہ بھی اپنے پر ورد خرد سُنا تیں۔ میں کلموہی زبان میں اتنی طاقت نہیں رکھتی جو اسیری کے صدمات کی پوری کہانی سُناؤں صرف سوال ہے جلسہ کے اغراض ظاہر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کون ہے جو واقف نہیں ہے ایک ہی تمنا ہے جسکی جگہ ہر ایک دل میں ہے۔ اب سوا اسکے کوئی تدبیر نہیں ہے کہ آؤ بہن چوں چوں کریں (آوازیں) بیشک بیشک دریں چہ شک لوگ کہتے ہیں کہ چوں چوں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا مگر وہ بیوقوف ہیں۔ یہ چوں چوں ایک قسم کی ستیہ گرہ ہے۔ یہ چوں چوں بے ضرر مقاومت کی تمہید ہے یہ چوں چوں زبردستوں پر فتح پانے کی کلید ہے۔ یہ چوں چوں کانگرس کا چرخا ہے یہ چوں چوں بدیشی چیزوں کا بائیکاٹ ہے۔

ناظرین پنچ کو عید مبارک

میں نے اس بزم کے لیے جو دردناک نظم لکھی ہے اب میں وہ پڑھ کے سُناتی ہوں اور خدا سے دعا کرتی چلی کہ وہ دن جلد آئے جو ہم اپنے ارادوں میں کامیاب ہوں۔ ہندوستانیوں کو سوراج ملنے سے پہلے ہم شاہراہ آزادی پر یورپ کے تیز سے تیز اکسپرس ٹرینوں سے بھی آگے نکل جائیں۔

یہ کہہ کر کوکلا نے نہایت دردناک لہجہ میں یہ نظم شروع کی جو طرز جدید میں اپنی نظیر نہیں رکھتی اور زمانۂ حال کی شاعری کو اگر عطر و لاتی کہا جائے تو یہ نظم اسپرٹ کہے جانے کی مستحق ہے۔

قفس کا در جلد کھول ظالم کہ آئی فصل بہار چوں چوں
جگر میں اک آگ سی لگی ہے نہیں ہے دل کو قرار چوں چوں
بنا ہے پنجرے میں حال کیسا، گلوں کا خواب و خیال کیسا
پڑا ہے ہم سب پہ جال کیسا چھٹے ہے بلبل فاچو چوں
نیا جو دنیا ہو پائی۔ بنے ہوں اب طرز زندگانی
یہ طرز دنیا بھی پرانی نیا ہے رنگ بہار چوں چوں
چلی وہ راہیں وہ دن بھی آگئی وہ پہنچ جاتے اوڑی کیسری
ہوا کا سب لطف اٹھا رہے ہیں قفس میں ہوں بیقرار چوں چوں

قفس کی کیا رو ملا کہوں۔ کہ پارہ پارہ ہے قلب مضطر چوں
بزنگ بسمل تڑپ رہی ہوں اجل کی ہیں انتظار چوں چوں
یہی تمنا ہے میرے دل کی کہ دور ہو نا توانی تن کی
کبھی تو سوئے چمن اڑوں میں کبھی سرکوہسار چوں چوں
نہ کوئی دیکھے نہ کوئی جانے۔ نہ کوئی سمجھے نہ کوئی آئے
قفس کے اندر ہی مٹ رہے ہیں ہمارا نقش و نگار چوں چوں
جو آپ اپنے پروں سے ہم اڑتے کبھی بیٹھے کہیں فرصت
یہ دل جو ٹوٹے ہیں سب میں ہے مگر نہیں اعتبار چوں چوں
اگر دہ آہ و فغاں کریں ہم قفس میں گھٹ گھٹ کے یاں مریں ہم
وہ پھر بھی مجبور کر کے رکھیں ہیں تو اختیار چوں چوں
کسی کا دنیا میں ہر فسانہ۔ نہ بے ملامت کا ہر نشانہ
نہ ہے آگاہ جو زمانہ۔ وہ دن ہے تنہا چوں چوں
کوئی زمانہ وہ سلطنت تھا بھی جو پھر نہ آئے وہ کیا ہے تو
وہاں یہ میری ہوا بات ہے۔ تنی رہیں ہم گوارا چوں چوں
تباہی آو زندگی نی۔ نہ قدر ظالم نے میری جانی
سنی نہ ہرگز میری کہانی ہے حال اور بیقرار چوں چوں
قفس میں گھٹ گھٹ کے مر رہی ہے دعا رہائی کی کر رہی ہے
کبھی یہ دلفگار چوں چوں۔ کبھی یہ دلفگار چوں چوں
یہ کہیں سب لوگ آپ نہ رستہ رہائی پائیں قید گھر
نہ ہم کرینگے کسی کی نصرت وہ آئی فصل بہار چوں چوں

اس نظم کو سب نے بہت پسند کیا اور باتفاق آرا یہ قرار پایا کہ آج کی روداد مع نظم بغرض اشاعت اودھ پنچ کو روانہ کر دی جائے۔

راقم

شاہباز بلند پرواز مخدومی

اصلی لذت النسا باتصویر

دہقانی تان

جب سے جو اسے کوئی من کے گھر گوا
جو پات کا ہار غضب سے اتر گوا
آ چہن کا موہا انہیں یہاں تک اثر گوا
پیچ بسنتر کے کوٹھے کا دم بھر یہاں چڑھ گوا
کل ہم دوا دیجا رنگ سے بجے گھر گوا
بھتی جو شور کے بیٹے ماں بجتا ہو گوا
دنیا ہے آج پیار سے کو پیار ابحر گوا
پاچہ پسیرا کہ ایچ کر کے یاں دھر گوا
چٹھی جو مور رنگ کے نیہاں نامہ بر گوا
لڑکا زمانہ سارہ جائے کے رشتے ماں مر گوا
پوچھا جو ان سے کچھ تو نہ ترانی آئے راکسے
بولا کہ کا بتائی سسر ہم لپسر گوا
پرسوں سکاریت جائے کے بیپا کو چار
چھپر سے ادہر کے مکھ ڈال کر گوا
صورت جو مور سے پیارکی دھو کھا ماں کچھ ہیں
مورے سرم کے چاند کو چہرہ اتر گوا
نیکی کا جو ماں سے کہو دن کے نا سطے
دنیا بھرے ماں ہم کا وہ بدنام کر گوا
سکھی کے ماں سے جائے پہیں آج جاتا ہے جب
جیا لا کھلا ماں پڑ گئے وہ انہیں چھر گوا
بکت تو وہ پڑ جائے دمیں پوس کاٹ کی
شہد ڈنک کے کھجانے کا تب جی ناچڑ گوا
آپن ہی پالا رہے جو ان تیسر کا
سینے ستے ما کے مور کہ جیا نکر گوا

راقم

سر کوب قنبیدی

اعلان تعطیل معمولی

حضرات! ہمیشہ ایک ہفتہ کی تعطیل عید ہوا کرتی ہے اسکے بھی عید آئی ہے ۲۱ مئی کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ انتظار نہ فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ



" فرشتہ فریبی کی نرالی گھاتیں اور مسٹر پنچ کی عکاسی "

سحر ہے دور مرا ننگ فنا بھی ہے ہے

بابو پنچ۔ سنا ہے کہ آگرہ کی بندوبست میں پھر بیچارے زمینداران خستہ و دلشکستہ کی رقم میں اضافہ مالگذاری کا نوٹ بندھنے کی تجویز ہے۔ یعنی یہ تو بڑی ہوئی ہے

سانس دیکھی تن بسمل میں جو آتے جاتے
اور بھی کا دیا جلاد نے جاتے جاتے

اگر حکومت کا یہی منشا ہوگا کہ مردہ گائے کا دودھ ضرور دوہا جائے تو پھر خدا ہی خیر کرے۔ ادھر کشتۂ آلام کا دم توڑتا ادھر یونیورسٹی سے حکومت کی یہ فرمائش ہے

نکالنے رہے جھگڑے کو یار تو باقی
رہے نہ ذرا بھی ہے رگ گلو باقی

واہ رے التفات بجائے درماں کے، سوئے بر سوز ترسے بیزاری کا کنگریس اہلا کی ہے

اک جفا تنی کہ کچھ بھی نہیں اور ہے سب کچھ
اک وفا میری کہ سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں

نے بھلا جانئے کہ اگر خدا نخواستہ ایسا ہی ہوا تو بیچارے زمیندار کہیں کے بھی نہ رہے۔ ایک تو یوں ہی علاوہ مالگذاری کے مختلف حیلوں اور ذریعوں سے کیا کم وصول کیا جاتا ہے اس پر طرہ یہ کہ بس "گھٹنے کا ارادہ نہیں ہے"۔ زمیندار بیچارے نام ہی کے زمیندار ہیں سچ پوچھیے تو با اختیار خود ایک ادنے سے کاشتکار کو بھی بیدخل کرنے کا مجاز نہیں جبتک دس روپیے کے کاشتکار کے لیے پچاس روپیہ کی تھیلی باندھ کر کچہری کو نذر نہ دیں اور گھسیٹے گھسیٹے تلووں کا ایک نہ ہو جائے مطلق نہیں چلتا اور کی بڑھیا نگار سندائی کا مضمون ہے۔ اور اگر بیچ میں کچھ بھی گنجائش ہوئی تو بیڑا بیگار جانی پھر تو آفت آئی۔ عذرداری میں مہینوں بھٹکنے کے علاوہ دنیا بھر کے مصارف چند یا پیادہ کے چھوڑنے کا نام نہیں لیتی۔ پہلے تو لگان کا نصف کورٹ فیس لگایا۔

پنچ۔ وہ رقم بھی خزانہ سرکاری کی نذر ہوئی؟

اسکے بعد اور چڑھاوے چڑھنے شروع ہوئے مثلاً سرشتہ دار کی پوجا۔ پٹواری کی بھینٹ۔ اہلمد وغیرہ کے نام کا صدقہ۔ چپراسیوں کا دچھنا۔ گواہوں کی پرشاد۔ وکیلوں کا کنیا دان۔ ریل اور یکہ کی تیاں دیتے دیتے دیوالا نکل گیا۔ بجائے کھانے کے غم اور بجائے پانی کے خون جگر پیا وہ کسی حساب میں نہیں۔ اور جو ہجو ہوا۔ پریشانی اٹھائی۔ کچہری کا طواف کرتے کرتے اجاڑ نکل گیا۔ اہلکاروں کی دھونسیں اٹھائیں جھڑکیاں کھائیں اور پھر اپنی غرض کو ہمیشہ پہن کر خوشامد کی۔ یہ سب گھاتے میں پیشیوں پر پیشیاں بڑھائے چلے جاتے ہیں۔ چاہے مردہ دوزخ کو جائے یا بہشت کو انکا کیا بگڑتا ہے۔ انکی بلا سے۔ جان ملک کی حرص ہے انکے پیشیوں کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہوتا۔ امید و بیم کے شکنجے میں جان ہے بابیں ہمہ اگر خدا نخواستہ ڈگری ثانی کی عذرداری بحال ہوگئی تو ہائے ہائے بیا بیٹھ گئی جملہ مصارف اور پریشانیوں کے عوض ملا کیا ایک کاشتکار کے مقابلہ میں خفت و ذلت۔ ابھی کوئی کس کا مرانچا آگے سے مارے۔ یا دیہ کونسا انصاف ہے کہ زمینداری کا سارا پیسا تو مختلف عنوان سے ان چڑھاوؤں میں چڑھا دو اور خود ڈگمگسو اور سر گھٹے۔ ملا کی داڑھی تبرک میں بٹ جائے

اللہ میاں جو لاکھ کل میں دو توں کے پانچویں حصہ (خمس) اور چالیسویں حصہ زکوٰۃ پر مستغنی (قانع) راضی ہو جاتے ہیں مگر یہاں قوم رو سنانے کا کوئی حساب کتاب ہی نہیں چار دن بال ہشم خیر بھی بیمار حبہ کی صد اجاری۔

بہر حال زمیندار بیچارے مرے سکتے کی موت۔ آج اتنی کسر رکھی ہے کہ ایک ایک کاسۂ گدائی ہاتھ میں دیدیا جائے اور یہ ہدایت کر دی جائے کہ روسیوں کے قیدیوں کی طرح مانگ کر اپنا پیٹ پالیں۔

پنچ۔ لیکن اسپر بھی کہیں ٹیکس کی نہ سوجھے؟ کیا معنی کہ آدمی چاہے بھیک ہی کیوں نہ مانگے۔ بنیوں کے یہاں غلہ۔ اور دوکانوں پر کوڑیاں گھروں پر روٹی دینے کا رواج ہے۔ ظاہر ہے کہ روٹی میسر نہیں۔ غلہ کی نایابی باہر کی خرید و فروخت کی وجہ سے عالم آشکار ہے ایک دانہ پر نیوں کی جان جاتی ہے۔ اب رہیں کوڑیاں۔ تو وہ بھی انصاف پسند دنیا سے ایسی اُڑ چکی ہیں کہ زمیندار کی قسمت کیطرح ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتیں کیونکہ تمام مقام پائی اور دھیلہ پیسے کا رواج محض خزانۂ سرکاری پا بڑے بڑے تجارتی شہروں تک محدود دیہات یا چھوٹے چھوٹے شہروں میں انکا رواج نہیں ہر شخص لینے دینے سے گریز کرتا ہے۔ جسکی وجہ سے غربا کو سخت تکلیف ہی نہیں نقصان بھی پہونچتا ہے۔ مثلاً ایک پیسے میں دو یا تین چیزوں مختلف دوکانوں سے خرید کرنی ہیں تو قطعی ناممکن بجائے دھیلے یا دمڑی کے مجبوراً بر خلاف وقت پورا پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے کوڑیوں کا نرخ اوقت سال بھی گھٹتا بڑھتا رہتا ہے آج دھیلے کے کوڑے ہیں تو کل سات ہی رہ گئے یا بڑھے تو بارہ کنڈے ہو گئے کل کا دھیلا آج دمڑی کے برابر بادی النظر میں یہ ایک بالکل حقیر و ذلیل بات ہے مگر اس سے جو تکلیف ہے وہ غربا کے دل سے کوئی پوچھے۔ غربا کی آسانی و سہولت کی غرض سے پائی اور دھیلہ پیسے کے رواج عام کی کوشش سرکار کو ضروری ہے مگر کرے کون۔ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے تیر آدم بر سر مطلب۔ یعنیے صاحب بہادر بھی

سہارا تو بنا ہے قدر دروشِ بجان درویش۔ اب کوئی تدبیر بن نہیں پڑتی۔ اگر بجا بت کرتے ہیں تو سماعت نہیں ہوتی قانونی ہی انکو عمل نہ کیا ہے۔ اگر کسی اور عنوان سے اپنی صدا آفرینی دستناقہ بلند کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو قانون غدارت کی خود ساختہ جبل المتین میں گلا بندھنے کا خوف ہے۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل اب سوا اسکے اور کوئی چارہ نہیں کہ ان اللہ مع الصابرین کے مقولہ پر عمل کرکے توکل علی اللہ صابر و شاکر دبے پڑے رہیں ؎

بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد

اگر سلطنت کی توجہ ہوگی تو ؎

رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایکدن!

ورنہ کوڑی کے تین تین تو ہو ہی رہے ہیں چند چٹ ہو جائینگے۔

راقم

پنچ۔ ہمنے تو سنا تھا کہ سی سالہ بندوبست کا قاعدہ جوان ہے ادھیڑ لینے پنجاہ سالہ ہو گیا۔ یہ آپ کیوں بیتاب ہیں۔ ابھی ستادھے کو نیند نہیں آتی ہے۔

مطبوعات ادارہ

مسٹر تراقت کو رستم اقت لندن برعبد شیانہ کے مشہور فسانہ کا اردو ترجمہ لندن کی سوسائٹی کی کیفیت نہایت عجیب پیرایہ میں دکھلائی گئی ہے قیمت ۔۔ ۱۲ اختری بیگم۔ دنیا ناول ایک خوبصورت امیر زادی جو بیچنے کے بیٹے ... بڑی بڑی تفسیں ... قابل ہونا قیمت ۔ رعایتی ۱۲

خونی بھید۔ دنیا ناول ایک روسی برڑھے نواب زادہ کا دستاویز کو تعویذ بنا ... وغیرہ ۱۲ رعایتی ۔

لندن کی جاسوس۔ دنیا ناول مصر کی بغاوت کا انکشاف مسٹر سانیہ کی کامیابی محبت کی نیرنگی قیمت ۱۲ رعایتی ۔

فتنہ۔ ایک چالاک خوبصورت لڑکے کی دلچسپ قیمت ۔ رعایتی ۔

مینجر جنرل بکڈپو لکھنؤ پریس حضرت گنج لکھنؤ

پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

اندھی شطرنج

ہندوستان میں بچے کھیل آنکھ مچولی کھیلتے ہیں یعنی ایک کی آنکھوں پر پٹی باندھتی ہیں اور اسکے سر پر چپت لگاتی ہیں پھر سوال ہوتا ہے بتاؤ کس نے چپت لگائی اگر فراست کا نشانہ ٹھیک بیٹھا تو جس نے چپت لگائی تھی اسکی چند یا پر سبقی مشق ہونے لگی یعنی وہ چور بنی دوسری شاہ ہو گئی اس کھیل کو آنکھ مچولی دبے بھی کہتے ہیں آج شطرنج کے اندھا بنیسا کھیلتے ہیں ایک کے آنکھ پر پٹی باندھی جاتی ہے دوسرے اسے چھوکے جاتے ہیں اگر کوئی لڑکا اس مصنوعی اندھے کے ہاتھ لگا تو پھر اسکی آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی ہے۔

یہاں لوگوں کے کھیل میں بھی جنکی تعلیم و تربیت صفر کا رتبہ رکھتی ہے مگر جہاں قومی حکومت کا فیض جاری ہے وہاں کھیل کود تفریح و تنبیہ میں بھی ترقی کی راہیں نکل آتی ہیں مثلاً کچھ دنوں ادھر ایک نوجوان قاتل کا حال جرائد میں شائع ہوا تھا جو کمسنی میں قتل کا مرتکب ہوا اور اصلاحی قیدخانہ میں رکھا گیا استادوں کی مدد اور خداداد ذہانت سے آج وہ تمام دنیا کے انجینیروں کو سبق پڑھاتا ہے۔ یا مثلاً ایک امریکن شاطر کا حال آجکل زبان زد ہے یہ حضرت آنکھوں پر پٹی باندھ کے شطرنج کھیلنے میں اتنی مشق رکھتے ہیں کہ ۲۶ حریفوں کو بارہ گھنٹے کے اندر مات کر دیا اور سب حریف جیب برال گئے۔ بظاہر سننے والے کو اس حکایت پر تعجب ہوگا۔ لیکن یہ کمال درحقیقت ہے تل کی اوٹ پہاڑ خدا رکھے انگلستان کو پولیٹیکل بساط پر آنکھوں میں پٹی باندھ کے چالاک چلنے والوں کا دریا کھلا ہوا ہے اس طرح سب اندیشہ کو قطع نظر پر دوڑاتے ہیں کہ دوسرے خواہ مخواہ مات کھاتے ہیں۔ تختہ شطرنج چار بالشت کی چیز ہے سمندر



مسٹر پنچ: لاش بھاری رسّی بودی۔ مگر اٹھاؤ اور اکیلے اٹھاؤ! ۔ قانون یہی کہتا ہے۔

اس بار ہمارے بڑے ہندوستان کا رُخ پھرا ہے ہیں۔ ان میں کا ایک ایک پیادہ (مزدور) شاہان فیل نشین کو شکست دینے کا دم رکھتا ہے دور جانے کی ضرورت نہیں ہمارے ریزے سیکنڈ انڈر وزیراعظم انگلستان کو دیکھیے کیا بازی تازہ برو کار لائے ہیں کیا طرح کی ہے کیا حصر بگا ٹھاٹ کر دوا ہی واہ۔ کل تک بغیر قید رنگ و قوم مزدوروں کے حقوق کا دم بھرتے تھے آج خود غرضی کی گشت جو پڑی تو جھٹ چال بدل لی۔ گویا ہندوستان کے مزدور حریت کے مہرے ہیں کسی رعایت یا آزادی کے مستحق نہیں۔ کبھی تحقیقات کی دھاندلی ہے کبھی شورش و فساد کی طرح اور آئین کا ٹھاٹھ ہے۔ اگر آنکھوں پر پٹی نہ ہوتی تو ہندوستان کے ہمدرد جاکش لیڈر بھی اس بساط تحقیقات کا نقشہ بنانے میں دخیل ہوتے مگر کون کہہ سکتا ہے اور کون سکے۔ اس آنکھ موچی دھپ اور اندھے بھینسے کے کھیل میں ہندوستان سے جو رچیت پڑتی ہے تو کبھی فراست کی بدولت بیچارہ پہچان نہیں سکتا کہ کس کی عنایت و مہربانی ہے چنیدہ سلائی اور دتل ختیہ کہ دیا ہو تو ریجھے ڈاڈر۔ اوڈوائر تھا اور ڈوائر دونڈ جاج تھے داونڈ جاج۔ لارڈ ریڈنگ میں لارڈ ریڈنگ وہ تھا۔ یہ دھتا دھر آلیس میں اشارے ہوگئے اب جو کسی چپت لگانے والے کا ٹھیک کھوج لگ سکتا ہے استغفر اللہ جب جنید یا گئی ہوگئی اور میاں ہندوستان نے کہا کہ بس بھئی اب کھیل ختم۔ تو فوراً کوئی صاحب کھڑے ہوگئے آنکھوں پر سے دھیاری اتاری اور کہا ہم نہ پہچان سکے کہ کون تھا لہٰذا کھیل موقوف نہ کرو۔ ابھی تحقیقات ہوئی جاتی ہے گھبراؤ نہیں مگر تمہارا یہ دعوے کہ چپت کی قوت محسوس کرنے کے بعد ہاتھ کو پہچان جاؤ گے قابل تسلیم نہیں کہیں ایسا دھوکہ قوت بازو میں نظر لگ جائے ہم ولایت ہی میں بیٹھے اس کا تصفیہ کر دینگے کہ کونی ذات شریف تھے جنھوں نے کھیل ہی میں اس زور سے ٹیپ لگائی جو داغ جتا گیا۔ حاشا انھیں اس حرکت سے پرہیز لازم تھا بہرحال معاف کرو اور بھول جاؤ



مقتول جناب ملا یا یعنی اس عجیب الخلقت جانور کی تصویر جسکا حال ۲۷ اپریل کے اودھ پنچ میں آیا ہے (مرسلہ مسٹر سرحدی بیگم از پشاور)

انصاف ہوگی انصاف اسکے ساتھ ہے یہ بھی یاد رہے کہ آخر جس شخص نے ٹیپ لگائی ہے اسکا ہاتھ منت کا نہ تھا۔ ۲ خرا و نو کر چہ رشتا نبود برزتہ شمائزد۔ سر شکستن دشکیں۔ تعزیری پولیس (ام لازم ست) با مداد۔ سردست تحقیقات کے نتیجہ سے پہلے بلکہ گستگان ناز کے تھپے رسم سے پہلے اسکا بندوبست ضرور کر رکھو تحقیق و تفتیش بارہا کی آزمائی ہوئی ہے۔ چپت بھی میری پٹ بھی میری۔ یہ آج تک کلاہ انصاف وہاں کثرت سے رپورٹ صفحہ پر نہ نکلا۔ قمار بازی اور اس تحقیق و تفتیش میں فرق مشکل ہے آہیں انصاف کا اتنا شائبہ بھی نہیں جتنا کہ ایک باانصاف شہد میں تھا۔ شاہی زمانہ میں میاں پیرا شہد ہگت استاد کھلاڑی تھے اور جہاں کہیں جوے میں فریقین میں اختلاف ہوتا تھا وہاں استاد پیرا سرپنچ مقرر ہوتے تھے چنانچہ دو آدمی کوڑیاں پھینک رہے تھے ایک کوڑی دم کے بل کھڑی ہوگئی۔ میاں پیرا بلائے گئے کہ بتائیے۔ میاں نے ہر پہلو سے کوڑی کو دیکھا کہنے لگے۔ سنو بھائی چت ہے نہ پٹ چہ تو کلے کے جوڑ پر کھڑی ہوئی ہے اسے پھر سے پھینکو۔ الغرض بچارے انگلستان کے شاطر اس امر کی کھلاڑی سے ہزار درجہ بڑھے

ہوئے ہیں۔ ایک جگہ سے ہٹتا ہے تو دوسرا ڈٹ جاتا ہے بساط خالی نہیں رہتی۔ جو شخص علیحدہ ہوتا ہے وہ دست بریدہ جواری کی طرح زبانی مشورہ اور دعا پر قناعت کرتا ہے اے تیرے بھیجے کے قربان تیرے پنجہ کے نثار خصوصاً اسوقت جبکہ ہندوستانیوں پر کسی نا تجربہ کار نا شائستہ بندۂ غضب حاکم کے چیلوں کوئی حملہ ہوتا ہے تو بساط آرایان پالیٹکس لندن و پرستاران نکتہ چینین ہند (اینگلو انڈین) حوصلہ افزائی میں کسر نہیں اٹھا رکھتے۔ شاباش مار لیا ہے کمبخت ہندوستانی اسی قابل ہیں ایسی شطرنج امریکہ والے بھلا کیا کھیل سکتے ہیں انھوں نے اندھا دھند غیر ممالک کے باشندوں کے خلاف ایک قانون پاس کیا ہے اسی کی چال سمجھائی نہیں دیتی گرمی تا تیز ہوتی جاتی ہیں اور عنقریب جاپان سے ایک بازی کھیلی جائے گی۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

حکایت

ایک تھے میاں افیمی۔ پینے تھے بھوان دستک اتفاق کی بات رات کو چراغ گل ہوگیا اور کھٹنے سے جو بکے تو سہم کو سمجھے سانپ دم سوکھ گیا مگر دل نے کہا گھبراتا کیوں ہے مونڈھے پر تلوار رکھی ہے سانپ کا کس بل نکال دے خیال آتے ہی جھٹ نیام کی کیچلی سے مار شمشیر کو نکال کے تھے سانپ سے سانپ لڑانے آن کی آن میں دستک کے ٹکڑے اڑا دیے اور اٹھا کے مونڈھے کا بچارا دستک کو نہ گردیا۔ صبح کو احباب ہم پیالہ جو آئے تو ان سے بہادری کی داستان کہنی شروع کر دی آپ لوگ والاں تمھاری جان کی قسم شب کو وہ کالا اتنی میں نے مارا ہے کہ طلسم ہوشربا کے اژدر جادو نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا بن چپ بہرہ شبہ ہو تو یہ چوٹ کرتا تھا احباب نے بے دیکھے تعریف کی

بانعہ رہے نہ جانی کیا کٹ دالتوں پہ تمھارا ابھی دل
گڑو تھا جو اس افعی سے لڑنے میں تو جان سے کے
جاتی۔ ابھی میرا تو پھنکار سنتے ہی پیشاب خطا
ہو جاتا۔ تو تعریفیں ہو رہی ہیں اور افعی صاحب
رستم وقت بنے ہوئے بازوئے باریک کی جانب
نگراں سوکھی ہوئی کلائی پر نازاں محلہ والوں کو خبر
ہوئی کہ افعی نے سانپ مارا اتنا بندھ گیا فرمائش
کا تانگا لگا۔ ابھی شیخ صاحب سانپ دکھائیے۔
شیخ صاحب نے فرمایا۔ ابھی تو زری دور دھرا ہے
ہو۔ رات کا وقت تھا شاید اس میں کچھ جان
باقی ہو۔ اور وہ چوٹ کر بیٹھیں۔ تماشائیوں کا
حلقہ وسیع ہوا شیخ صاحب نے لالٹین لے کے
مونڈھا ہٹایا۔ تماشائیوں کے منہ سے نکلا۔ ارے
یہ تو سنگ ہے۔ خوش اعتقاد احباب نے کہا سنگ
نہیں کرامات ہے۔ رات کو سانپ دن کو سنگ۔
سرحد پر ہمارے مخبر بھی ہمارے شیخ صاحب کے
شاگرد ہیں صورت کی شباہت پر دھوکا کھا گئے
چینیوں کی برات میں کچھ سوار تھے کچھ پیادے کچھ جھنڈیاں
تھیں کچھ دمامے۔ سمجھے کہ دشمنوں کی فوج دھاوا کرتے
آتی ہے۔ لہٰذا ہمارا یا فوج آئی فوج آئی۔ اشتہاری
کے گوروں نے ظن پر یقین کی ٹیٹ لگائی۔ مگر جس کو
مونڈھا جو اٹھایا تو معلوم ہوا سانپ نہیں سنگ ہے۔
فوج کا ہجوم نہیں برات کی دھوم ہے لاحول ولاقوۃ
کیا بھول چوک ہے۔ ایسے مخبروں سے اگر پالا پڑتا
رہا تو شاید کبھی سچ مچ کی فوج آجائے اور لوگ برات کے
دھوکے میں رہیں۔ خیر کھائے تب نہیں اور پینگ آئی
ہے مخبروں کو ... انسداد ہونا چاہیے۔

بحوالہ جیمبنس جیامہ فرانس کے ایک ڈاکٹر جے فرانس نے اپنی
جوہر قابلیت کا زور ساٹھ سالہ احمقوں کے قبض ماضی کے
واسطے یوں عرض بار کیا ہے کہ فتور ہضم کی علت اس
خواہش پیدا ہوتی ہے جو نوالہ چبانے تھوک نگلنے پانی
پینے کے ساتھ معدے میں جاتی ہے۔ یہ ہوا معدے کو
خراب کرتی ہے اس سے جان لیوا بیماریاں پیدا ہوتی
ہیں۔ پھر آپ ہی ایک آسان علاج تجویز فرماتے ہیں
کہ جہاں تک ممکن ہو اس قسم کی ہوا پر قابو پائیں
کی دفعہ ہوا نگلنے کے عمل پر روک لگا دو۔
آپ جانیے اوتوں کی دنیا میں کمی نہیں اگر
خدانخواستہ یورپ میں ڈاکٹروں کے سیاہ رو تبعوں
نے اس اجتہاد کو باور کر لیا تو حلق میں ڈھاٹ
لگا بیٹھیں گے اور کھانے پینے سے ہاتھ اٹھائیں گے
بلا سے کسی طرح جان بچے۔ تھوک ایک قدرتی
رطوبت ہے جسکے معین علٰہاضم ہونے میں آج تک
شبہ نہیں کیا گیا کھانا پانی چھوٹ نہیں سکتا زندگی
اسی پر قائم ہے منہ کھولے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے
چہ تواں کرد ہر در یکہ زور ماں آید؟
فی الحقیقت اس بیہودہ ڈاکٹر کو دھوکا ہوا۔ اہل سے
اس راز سے واقف ہیں کہ سانس کی حرکت معطل
رہنے سے بعض آدمی اب بھی موجود ہیں جنھوں نے
سانس روکنے کی مشق طول عمر کی نیت سے کی
اور عمر کچھ بڑھ بھی گئی۔ مگر یہ غیر طبعی اور معطل زندگی
کس مرض کی دوا ہے یہ شک جینے آر کیا؟
ہماری رائے ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف
تھوڑے دنوں کے لیے پچکاری ہتیایں ہاتھ لیکر
دم کی طرف سے نوالے کھائیں مگر سیٹی کہ ہوا اندر
نہ جانے پائے۔ اور جائے بھی تو منہ کے راستہ نکل جائے
ممکن ہے کہ اس عمل انعکاس آلات ہاضمہ وہضمہ
کا نتیجہ اچھا نکلے۔ اور عمر بڑھ جائے

جریدہ "انقلاب زمانہ" ناقل ہے کہ علی رضا خاں
ڈپٹی یوپی کے مفید سگ آقاخانی سو خرچ لانے کے اتنا
ہیں خدا جانے کس ارادہ سے اور کیا سمجھ کے کہ کتے
کا مہینہ بھی نہ تھا مگر جاتا رہا ہوا جانی کا نتیجہ
یہ ہوا کہ ڈرائیور صاحب بیچارہ کھانا کے مرتے
پانچ قلیوں کو زخمی کر دیا۔ واہ رے
ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری
یہ امر تحقیق طلب ہے کہ اختلاط کا ہجا صرف کرنے والا
جانور مادہ تھا یا نر مگر قیاس یہ کہتا ہے کہ ہو نہ ہو
کتیا تھی اور آقا کی منھ لگی کتیا تھی۔ ضرورت
ہے ایک قانون "بوسہ بازی سگ" کا مسودہ مرتب ہو
کی قانون ساز مجلس کو توجہ کرنی چاہیے ورنہ غریب
مزدوروں کی جان کتیا کے ... کی بدولت مخمصہ
میں پھنسے گی۔ اس بوسہ بازی کا لطف اٹھائیں گے
دوسرے۔ خدا اس کتے خصی سے بچائے۔ قانون میں
کوئی دفعہ اس سگ بازی کے انسداد پر دلالت
نہیں کرتی ہے اگر بود سگ بازار ایں دردے پرا
باسگ خویش بازی نکردہ پاس از قصور نفس تو اے
چو خود ہو سگ اوگراز چنیں او جہد۔

یہاں تو خالی رہنا بانصیب کہہ رہا تھا کہ امام یحییٰ خبر کی
ہمارے ذات شریف خلافت نواز یا جنگ سے قصی
نہیں ہیں مگر وہاں بات صحیح نکلی۔ ابن سعود اور امام
یحییٰ میں جنگی معاہدہ ہوگیا بلکہ شریف کے یہ دونوں
حریف عنقریب انکے مقابلے پر ایک لاکھ چالیس ہزار
کا لشکر لے کر چڑھنے والے ہیں اب جناب جلالۃ الملک
کو سوا خرابی کچھ سجھائی نہیں دیتی۔ کیا عجب ہے کہ
پھر برطانیہ کا سنگ آستان ہو اور جبین خلافت
آئین سرکار شرافت ہو انگلے پچھلے شکوے گلے کشمیر
کی لڑائی کی طرح کوزے کے تلے رکھدیے جائیں۔
... رات ہر ... کعبہ کا خیال مسلمانوں کو
دعا مانگنے پر مجبور کرتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ قیاس ہے
آثار سرحد پر ہمارے چینیوں کی فوج کشتی کی طرح محض برات
ثابت ہوں۔ دنیا میں ایک ہی تو خدا کا گھر ہے
وہ بھی غیروں کے پاس رہن ہوگیا تو بری ہوگی
اگرچہ یہ پرانی پیش گوئی کے مطابق ہی ہو۔

امریکہ ہندوستان کی طرح خانہ بے تکلف مغرور بجاپان
ہندوستانیوں کے مثل قومی احساس سے محروم نہیں
جو قانون توطن اغیار پاس ہو اور زخم نہ ٹھوکے جائیں
لڑائی ممکن تو توقع ہے۔ اہل ہند کو لازم ہے کہ اپنی
بی پی کے کوسیں ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپلٹی سے اس غرض
خاص کے لیے پانی کی اجازت ہو۔ مجلس
کی مانند کیا ہندوستان میں بڑی بڑی عمارتیں بنانا چاہتا
تھا جیسے اسکے باپ کا گھر ہے۔ اسکول میں باغ بنے
بنگلوں میں عمارتیں ہیں کوٹھیاں ہیں۔ یہ ہمارا صبر جو

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ نمونہ ہی سے رسالہ یا جو اخبار ہو اس کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد سے اُنھیں کافی واقفیت ہوگئی اُنکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بیکار رہتے ہیں اُن کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظرین کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور ہر مضمون بھی اُنکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دوام وصول۔ ورنہ پنچ پی بیزار قسمت کھائی ہے ما بخیر شما بسلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اسے حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہوں۔

۳۔ بعض قدردان دفتر سے ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس بیچ میں ناغہ ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ اُنکی تعمیل درخواست صرف اُسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں موجود ہوں

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں ہفتہ در ہفتہ شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگا لیجیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانا ہی اس سے پورا حق قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمایئے۔ خیر الناس من ینفع الناس

والسلام۔

منیجر

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بہانہ پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ [illegible] کی چند ہی جلدیں باقی ہیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible] مع محصول ڈاک

(۲) جلد شدہ [illegible] کے دو نمبر اسی نمبوں میں [illegible] بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

یہ دوا بہی بکثرت ... [illegible] ... اعضاء رئیسہ و اعصاب ... [illegible] ... بے نظیر ... اور عضو مخصوص ... [illegible] ... قوت مردی کی ... [illegible] ... حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر اگر بعد مقوی کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے بلا شبہ ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک ۱۲ء

ماء اللحم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

ماء اللحم نہایت محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے جو تمام مشہور ہے جسکی سارے ہندوستان میں شہرت ہو چکی ہے صرف انگلستان وہ پیمانہ ملک کے لئے تیار ہوتا تھا۔ اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے جو مقوی اعضاء رئیسہ ہے یہ نہایت قیمتی اجزا اور ادویات سے مثل مشک و عنبر و تازہ میووں کے عرقوں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ، ہاضم طعام، رنگ صاف و سفید کرنے والی۔ کمزوری کو دور کر کے طاقت کا سرچشمہ ہے اکسیر ہے۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردی کو بڑھانے اور ممسک ہے۔ رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے فی بوتل عہ دو بوتل پانچ روپیہ تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس چاندی مفت۔

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی اور سبب خلاف فطرت افعال کی وجہ سے کئی خراب ہو گئی ہوں انکے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے ایسے کی امید کو بہلاتا ہے اور معمولی شکایتوں میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

فی شیشی ۱۲ء

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی لاجواب دوا ہے جسکا مثل و نظیر ملنا مشکل ہے قوت مردی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی و دورت اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے۔ بریان و جریان رقت ... [illegible] ... کی کثرت کو دور کرتی ہے بوڑھوں اور ناامیدوں کی امید کو بڑھاتی ہے بڈھوں کو لطف شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں نامراد اور بوڑھوں کے وہیں العلاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اگر قاعدہ طریقہ پر پوری حد تک استعمال کی جائے تو قوت ... [illegible] ... بھی خاصی افزونی ہو۔ قیمت ... [illegible] ... ۲۰ خوراک مع محصول ڈاک عہ۔

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا ضرور حوالہ دیجیے   منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ   فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے کیچ کچ جہاں میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر کر لینے کے قواعد کھلے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب طالع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

زیر طبع ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے علم سینہ

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انہیں سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازش بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے اور قیمت ... [illegible] ... جو پہلے سے خریداری کی درخواست روانہ فرمائیں ... [illegible] ... روپیہ عوض کیا جاتا ہے۔ حصہ اول کی قیمت فی جلد ... [illegible] ... ہر حال ... [illegible] ...

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ممتاز المطابع پریس اکبری اسٹریٹ لکھنؤ سے چھپکر باہتمام محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر شائع ہوا۔